45916-سب گھر والوں کی جانب سے ایک ہی قربانی کافی ہے چاہے وہ ایک سو کی تعداد میں ہوں

سوال

کیا سب گھر والوں کی جانب سے ایک ہی قربانی کافی ہے، چاہے ان کی تعداد زیادہ بھی ہو؟

پسندیدہ جواب

سب گھر والوں کی جانب سے چاہے ان کی
تعداد کتنی بھی زیادہ ہو ایک ہی قربانی کافی ہے.

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں
نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور
میں قربانی کا کیا حساب تھا؟

تو انہوں نے جواب دیا:

آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب
سے ایک بکری قربانی کرتا تو وہ بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے"

سنن ترمذی حدیث نمبر(1505) علامہ
البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح کہا ہے.

تحفۃ الاحوذی میں ہے:

"یہ حدیث اس کی صریح نص اور دلیل ہے
کہ ایک بکری آدمی اور اس کے گھر والوں کی جانب سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد زیادہ ہی
ہو، اور حق بھی یہی ہے.

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ "زاد المعاد
" میں کہتے ہیں:

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے طریقہ اور سنت میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک بکری آدمی اوراس کے گھر والوں کی جانب
سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد کتنی بھی زیادہ ہو.

اورامام شوکانی "نیل الاوطار" میں
لکھتے ہیں :

"حق یہی ہے کہ ایک بکری ایک گھر
والوں کی جانب سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد سویا اس بھے زیادہ ہی کیوں نہ ہو، جیسا
کہ سنت سے اس کا فیصلہ ہوچکا ہے" انتہی مختصرا.

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"ثواب میں شراکت کی کوئی حصر نہیں
ہے، دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری امت کی جانب سے قربانی کی، اورایک
شخص اپنی اوراپنے گھر والوں کی جانب سے ایک ہی قربانی کرتا ہے چاہے ان کی تعداد
ایک سو ہی کیوں نہ ہو" انتہی.

دیکھیں الشرح الممتع (275/5).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال
کیا گیا :

ایک خاندان بائیس افراد پر مشتمل ہے،
اور آمدنی ایک ہی ہے، اور خرچ بھی ایک، اوروہ سب قربانی بھی ایک ہی کرتے ہیں، مجھے
علم نہیں کہ آیا ان کے لیے یہ ایک قربانی کافی ہے یا کہ انہیں دو قربانیاں کرنا
ہونگی؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"اگر تو خاندان بڑا ہے اوراس کے
افراد زیادہ ہیں اوروہ ایک ہی گھر میں سکونت پذیر ہوں توان سب کی جانب سے ایک ہی
قربانی کافی ہے، اوراگروہ ایک سے زیادہ کریں تو یہ افضل ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (408/11).

واللہ اعلم.